

- (اسلام بیاپ) :-

- اسلام قافرے بنیادی و ثانوی ماذد :-
بنیادی ذراائع :-

اسلام بیتیاں ذراائع اور معاشر دو ہیں

(ز) قرآن

(زن) دریث

ثانوی ذراائع :-

قرآن و حدیث مکمل حالات میں موجود ہیں۔

محب و حمد حالات میں لیش آنہ مصالحت

اور سائل حل سے درج ذیل ثانوی ذراائع

استعمال میں لاثرات میں :-

(ز) احتجاج

(زن) قیاس

(زن) اجماع

ف) سوال :-

ابتداء پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب :-

احتجاج لغوی معنی میں کس ماں کا ناجم

دریں میں تسلیع و مشقت ائمہ اسے بلوٹے اپنے

یورن کو ٹش مرف کرنا۔
حین کی اوقات الحج میں اجتیاد سے مراد کوئی بھی
الیسا مثل جس ماحل و افع طور پر حکم و حدیث
میں نہ ہوتا ایل عالم کو شکر کے حکم و حدیث
کی تعلیمات کی را بخاندیں میں اس ماحل تلاش
کرے۔ اجتیاد کیلاتا ہے۔

قرآن مجید میں الثالث تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”اس ایمان والو حکم صانو اللہ تعالیٰ وَا
اد حکم صانو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وَا
اد اولوا امر وَا جو تم میں سے ہو
اس آئیت میں ”اد اول امر“ سے مراد علماء
اور فقیہاء۔

احادیث کی روشنی میں:-

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محابیہ
کو اجتیاد کی اجازت دی تھی۔

(ن) لفڑی عمازین جب کافی اللہ عنہ تو تبلیغ کیے
یمن روانہ کرنے وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے
فرمایا تھا اگر قرآن و حدیث میں حکم نہ مل تو اسے
اجتیاد سے مار لینا۔

(ii) تقریب علی (علیہ السلام) سے یاس نہیں میں ایک لڑکے سلسلہ میں تین رعوب دار ہیں، صولاً علی (علیہ السلام) نے پہلے تو برا کیتے درا فن کرنے کی لو ششی کے سیدھے ایک درس کے حق میں دستبردار ہو جاتے لیکن کوئی اصادہ نہ ہوا تو قرعہ اندازی کر کے جس کے حق میں قرعہ نہ ملا اس کو لڑکا حوالے کر دیا۔ آپ نے ایسے عمل اجتہاد کی بنیاد پر تھا۔

(iii) بنی (علیہ السلام) کی خدمت میں ایک ہفتہ آیا آپ (علیہ السلام) نے تقریب عموں بن عاصی و اس کا فیصلہ کرنے کا حکم خرمایا: انھوں نے محدث کو حکم دیا اس سچھیج سرو تو دس نیکیاں صلیٰ و مرت نے غلطی پر بھی ایک نیک خود صلیٰ۔ سوال:-

اجھا اجتہاد بارے میں جند افول بیان کریں؟

جواب:-

جند افول جند بے ذیل ہے۔

(ا) اجتیاد تب کیا جائے گا جب کس نہ مسئلہ پر
واقع فما وافع حل قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو۔
(ب) اجتیاد کرنے کا "ابل" ہر آرٹی نہیں بلکہ وہ جو
حاکم ہوا درجہ الم ہو جو حکم دینے کا لائق ہو۔
(ج) اجتیاد کرنے والا اجتیاد استمام اصول سے
دافتہ ہو۔

(د) شرع فتوہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے بدل
فیصلہ کیا جاتے ناہیں سنتے اور قیاس سے قرآن
کے بعد اجتیاد سنتے و قیاس۔

سوال:-

قیاس سے کیا مراد ہے اس سے ارجمند
در تفعیلی نوٹ کاچیں؟

جواب:-

قیاس کے لئے مصنوعی اندازہ لگانا۔
حیر کی اصطلاح میں قیاس سے مراد کوئی بھی
مسئلہ جس فما وافع حل قرآن و حدیث میں نہ
ہو مگر اس مسئلہ کو کسی الیس مسئلہ پر رکھنے
اندازہ کیا جائے جس میں حل قرآن و حدیث میں بھی
پس اور ملتا جلتا بھی ہو۔ قیاس کیہلاتا ہے

جسے گاٹ کو بھیں پر قیاس کرنے اذ غیرہ

قیاس کے اوقاں :-

قیاس سے خارا رہا ان میں جو صندبے ذیل
میں -

(ii) اعلیٰ :-

"اعلیٰ" وہ چیز جس پر قیاس کیا جاتا
ہے۔ جس محاکم ثابت ہوتا ہے اور اس سے
ساتھ دوسروں کو ملا کر جاتا ہے۔ جس کے شرایط
کی حرمت ثابت ہے اور اس ساتھ تو نیتیہ
کو ملا دیا جاتا ہے۔

(iii) فرع :-

"فرع" وہ چیز جو "اعلیٰ" ساتھ ملانی
چاہتی ہے۔

(iv) علت :-

علمت اس خبر کا نام ہے جو "اعلیٰ" اور
"فرع" میں مشترکہ ہوتی ہے یا ان کو ملاتی
ہے۔

(v) حکم :-

وہ حکم جو اصل ایعنی جس پر قیاس کیا جائیں گے
کے لئے ثابت ہے۔ اور یہ مطلوب حکم ہے جس میں

فرع کو اول ساتھ ملایا جاتا ہے۔ جیسا کہ
قusal کا حکم ہے جس کو اس بجاہ دینے
ساتھ قتل کرنے میں، لوگوں کی تیز دھار پیش
سے قتل کرنے کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔

سوال:-

اجماع سے کیا مراد ہیں چند مثالوں سے
وفضایت کریں؟

جواب:-

1. اجماع سے الحد محن اس بات پر لوگوں
کا جمیع یوں دیکھتے ہیں اسی طرح میں اجماع سے
مراد کوئی یہ نہیں ہے جس کا اخوند حل قرآن و
حدیث میں نہ ہو اُس کے لیے کسی راستے پر
تمام ابیل علم (سانی دنیا سے عالم) کا راضی ہوں،
اجماع کیلئے نہ ہے۔

2. اجماع کی دلیل سے طور پر قرآن مجید میں ارشاد ہے:
جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت
کرے گا اس سے بعد کے ہدایت و افتعح ہو جکی ہو اور ابیل
ایمان سے راستے کے علاوہ دوسرے راستے کی بیوی
کرے گا اتفاقاً اس کو اس فحشاً کی وجہ پر جدھروہ خدا

پھر گیا اور اس سے جینم پیس داخل کرے گے۔
اور حیرت میں آتا ہے:

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:
اللّٰہ اَنَّ الْجَمِيعَ مِنْ اُمَّةِكَوْفَاللّٰہِ وَلَمْ يَأْتِ
بِرَّ لِبَيْعٍ جَمِيعٌ نَّبِيْرٌ لِبَيْعًا۔

اجماع کی پندرہ مثالیں:-

(۱) اس بارے پر علماء اجماع سے حکایتی
موجود ہیں (ادی / نانی / ابرار نہیں) بن سکتی۔

(۲) اس بارے پر علماء اجماع سے سعادت نہیں
وہیت کہ زجاج ائز نہیں ہے۔

(۳) اس بارے پر علماء اجماع سے سے قتل خطاکے
مرتکب سے قصاص نہیں لیا جاتا۔

(۴) اس بارے پر علماء اجماع سے کہ مرحوم مجید
ہیں پندرہ سوہنہ تالار نہیں ہیں۔

سوال:-

اجماع کی اقسام بیان کریں؟

جواب:-

این دو جو دو اعتبار سے اجماع کی
حوالے اقسام ہیں۔

(ن) اجماع قولی یا فعلی:-

وہ سب مسئلہ پر اجماع یورپی یا اس پر اجماع
کرنے والے نہماں افراد اپنے قول سے اس کی صراحت
کریں یا اپنا فعل کرے جو اس مسئلہ کے ان کے
پانچ ائمڑیوں پر دلالت کرے۔

اجماع سے ثبوت سے ذریعہ اجماع کے قائلین

ہے یا اجماع کی اس قسم سے جو تینوں میں

لوعی اختلاف نہیں ہے۔

یہ سب لمحہ

(ا) اجماع سکوتی:-

اجماع کرتے وقت، اجماع کرنے والوں کا

قول یا فعل ہے اور ان کے پانچ ائمڑیوں اور
باقی اس کے بارے میں ملام کرنے یا لوعی فعل

کرنے سے خاموش رہے یا جن لوگوں نے اجماع

کیا ہے ان پر اعتراف نہ کرے۔

اجماع کی اس قسم میں اختلاف کیا ہے۔ کچھ

لوگوں کا ہے ایسا ہے کہ اس اجماع کی مخالفت پا اس

سے پہچھے ہے یعنی ائمڑیوں سے۔

اور کچھ لوگوں کا ہے کہ ایسا ہے تو یہ اجماع ہے اور نہ

ہے ایسا ہے۔ اور بعض ائمڑیوں کے یہ جو تصور تکیں

اجماع نہیں۔

سوال:-

اسلامی قانون کی خصوصیات اعلان کی حد تحریر کریں؟

جواب:-

خصوصیات:-

(1) نیت اور مقصد داخل:-

قانون بنیادی اصولوں میں نہیں اور نیت کو بڑی ایمپیس حاصل ہے۔

• مخطوسلی میں پوری۔

• قتل میں نیت مافرق۔

• دعویٰ کرنا اور رضا۔

• جیسا کوئی ویسے لگاہ پر سزا شدی جائے۔

ایک مسلمان نے این سوتیل بہر سے شادی کر لی جس سے عاصملہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے سامنے آیا تو اس سے دریافت کرنے پر حرام ہوا اور اُسے محظی نہ کہا۔ اس شخص کو زنا بھرم سے ناجائز تھلک پر سزا نہیں دی دی

(2) قوانین کی درجہ بنی:-

فقیہاء، قوانین کی لگائیں اور نیکی کی

بنیاد پر حربیہ بنی کرتے ہیں۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) صلاح

(۴) حرام (۵) مکروہ

(۶) قوانین میں پچاک اور تغیریزیر:-

انسان میں ارتقا اور تبدیل حاصل

جاتی ہے۔ ابتداء جماعتی صورت میں حل
رکھا جائے۔

(۷) قوانین میں تبدیل اور خاتمه (۱)

نہیں نبی (علیہ السلام) کے پاس یہودیوں کا
لیس آیاتونہ (علیہ السلام) نے ان کی کتابیتی
روشنی میں فیصلہ کیا۔ اس کی ایک صورت یہ ہے
کہ اقلیتوں کا لگ بھدالتیں اور جج مقرر کر دی جائے۔

(۸) قوانین میں تبدیل اور خاتمه:

قانون تافن نہ سعائی، یا اس سے بڑی اتفاقوں

اسے منسوخ تر سکتے ہیں، اس سے کمزور اتفاقوں نہیں

البتہ اس کی لشکر تر سکتی ہیں۔

(۹) دو ایں دین میں سمجھی تاکید:-

جھوٹ بول کر دنیا فی مزاں

تو نجح سکتے ہیں لیکن الثانیے یا نہیں۔

لوث:-

(۱۰) تمہارا مذہب قوم کو حاصل کرنے سے عقائد مطابق نہیں:-

قواعد میں سزا فریضی کی حد:-

اسلامی قواعد میں سزا فریضی کی حد

مقرر کرنے والے ہیں۔

(ن) قتل پر سزا کی حد:-

قتل بھرے دو اقسام ہوتے ہیں۔

جان بوجوہ ترکیا جائیوا لا قتل

قتل خطا۔

• جان بوجوہ مر قتل:-

جان بوجوہ مر قتل کرنے والے پر سزا فریضی

کی تین شرائط مقرر گئی ہیں۔

وقتیں (خون، ماء، بدلہ خون)

جس کو قتل کیا اس سے گھروالہ معاف نہ رہا

چاہیے تو معاف نہ رہ سکتے ہیں۔

جس کو قتل کیا اس سے گھروالہ اُرپیں

لے کر معاف نہ رہا جائیے تو رہ سکتے ہیں۔

• قتل خطا:-

قتل خطا سے مراد خملی سے دیا جائیوا لا

قتل اس کی سزا کی حدود اسلامی میں مقرر ہے

56 دن روز رنج

60 مسکینوں کو ہمارا نامہ لاتے

60 مسکینوں کو لباس کر دے

قتل خطائی سراس تین سنانہ معاف بوسکت

میں:

* ظہاری بھی ہی سزا ہے۔

* غرف روزہ نوٹ کی بھی ہی سزا ہے۔

* روزے کی حالت میں بیوی سے تعلق قائم کرنے کی بھی ہی سزا ہے۔

(آن) زنا پر سزا کی حد:-

اگر زنا نہ لالشخن (مردیا محوت) بغیر

شادی شہ میں تو اسلام میں حکم ہے اس کو 100 نوٹ لگائے جائے۔

اگر زنا نہ لالشخن (مردیا محوت) شادی شہ

ہے تو اسلام میں حکم ہے ان دور جمروں میں اسے دیا جائے یعنی (ایک رڑھ اکھو در کراس نواسے)

اندر ڈالے اور جیسے ہے ان ماس پاہر اسے تو بڑا

پتھر ان کے سر پر مارنے بات۔

(ان) چوری پر سزا کی حد (حد سرق):-

اسلام میں چوری کی سزا یا ایتوں میں اسے

اصل ابوجینف کا فتوی ہے کہ جس نے 15 دریجم

کے برابر چوری کی اس ایتوں مالو۔

Mon Wed Thu Fri Sat

Date: ___/___/20___

نیمٹ: لوگانے پر سزا کی حرکت (حد قذف) :- (iv)

کس کو پر نیمٹ لوگانے پر اسلام نے ۸۰

لوز مارنے کی سزا دی دیں۔